



## سوال

(90) کیا ایک اذان دو مرتبہ کہنا جائز ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صبح کی اذان الاؤڈ پیسکر پر کہنے کا خیال تھا لیکن وہ چل نہ سکا۔ اور اذان بغیر الاؤڈ پیسکر کے کسی گئی۔ چند منٹ بعد الاؤڈ پیسکر درست ہو گیا تو دوبارہ وہی اذان الاؤڈ پیسکر پر کہی گئی تاکہ آواز دور تک پہنچ جائے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس طرح دوبارہ اذان کہنے کا ثبوت نہیں۔ اس مسئلہ کی تحقیق فرمائی جائے۔؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر پہلے ہمیشہ اذان الاؤڈ پیسکر پر کہی جاتی ہے تو پھر صورت مسنولہ میں دوبارہ الاؤڈ پیسکر پر کہی جاسکتی ہے کیونکہ جو اذان الاؤڈ پیسکر کے بغیر کہی گئی ہے اس کی آواز وہاں تک نہیں پہنچی جہاں تک پہلے الاؤڈ پیسکر کے ساتھ پہنچا کرتی تھی۔ پس وہ انتظار میں ہوں گے کہ اذان ہوگی تو سحری بند کریں گے یا فجر کی سنت پڑھیں گے یا نماز فجر کو جائیں گے۔ جب اذان دوبارہ نہ ہوئی تو ان کو دھوکہ لگے گا۔ کیونکہ پہلی اذان انہوں نے سنی ہی نہیں اور دھوکے کا دور کرنا شرعاً ضروری ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان فجر کے وقت سے پہلے کہہ دی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ یہ اعلان کر دے «الان العبد قد نام» خبر دو تحقیق بندہ سو گیا ہے۔ یعنی ابھی فجر نہیں ہوئی۔ میں سونے لگا ہوں یا نیند کی وجہ سے اذان غلطی سے پہلے کہی گئی ہے۔ پس یہاں بھی یہی صورت ہے کہ لوگوں کو دھوکہ لگے گا۔ اس لئے دوبارہ کہنی چاہیے۔ اور اگر پہلے اذان الاؤڈ پیسکر پر کہی نہیں جاتی تو پھر کسی کو دھوکہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دوبارہ اذان کہنے کی ضرورت نہیں۔ پہلی اذان ہی کافی ہے۔

وبالله التوفیق

## فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوة، اذان کا بیان، ج 2 ص 98

## محدث فتویٰ

